مولای صل وسلم دائما ابدا ؂ درسِ حدیث ؂ علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

سب محتاج اور گناہ گار ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے ہیں

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 46 سائیڈ B 1985 - 05 - 10)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک حدیث شریف میں جو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی ہے آتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

سب گمراہ ہیں :

یَاعِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَآلٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ تم سب کے سب گمراہی ہی پر ہو سوائے اُن کے جنھیں میں ہدایت عطا فرمادوں۔فَاسْئَلُوْنِی الْھُدٰی اَھْدِکُمْ مجھ سے تم ہدایت چاہو میں تم کو ہدایت دوں گا۔

سب محتاج ہیں :

وَکُلُّکُمْ فُقَرَآءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَاسْئَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ تم سب کے سب محتاج ہو سوائے اُن کے جنھیں میں بے نیاز کردوں مستغنی کردوں۔ ہاتھ اور پاؤں بھی نہیں ہلا سکتا آدمی۔ ہاں خدا قدرت دے تو پھر ٹھیک ہے، ورنہ تو سراپا محتاج ہے۔ احتیاج ہی احتیاج ہے اِس کے اندر، خدا قوت دیتا ہے قدرت دیتا ہے تو ہاتھ پاؤں

ملتے ہیں، اصل میں تو قدرت خداوند کریم کے قبضہ میں ہے۔

ارشاد فرمایا کہ جب سب کے سب محتاج ہو، اور ہر چیز کے محتاج ہو، تمام ضروریات جو انسان کی ہیں اُن سب میں انسان محتاج ہے ضرورت مند ہے فَاسْئَلُوْا نِیْ اَرْزُقْكُمْ تو مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

سب گناہگار ہیں :

كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ اور تم سب کے سب گناہگار ہو سوائے اُن کے کہ جنھیں میں عافیت دُوں بچالوں گناہ سے، وہ بچے گا گناہ سے ورنہ طبعًا انسان گناہ کی طرف، ضلالت کی طرف، گمراہی کی طرف چلتا ہے۔ ارشاد فرمایا فَمَنْ عَلِمَ مِنكُمْ اِنِّیْ ذُوْقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ تم میں سے جو یہ جان لے کہ میں بخشنے پر قدرت رکھتا ہوں فَاسْتَغْفَرَنِیْ پھر وہ مجھ سے معافی چاہے استغفار کرے غَفَرْتُ لَهٗ میں اُسے معاف فرما دیتا ہوں وَلَا اُبَالِیْ اور مجھے کوئی پروا نہیں ہوتی کہ اُس نے کیا گناہ کیے تھے۔ اور ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کہ میرے لیے تو سب برابر ہیں سب میری مخلوق سب میری سلطنت سب میری حکومت، کوئی کہیں بھی چلا جائے وہاں میری حکومت ہے، کچھ بھی کسی کو ملے وہ میرا ہی دیا ہوا ہے، دنیا میں ہے تو اور آخرت میں ہے تو۔

اگر سب نیک ہو جائیں :

ارشاد فرمایا یہاں کہ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اگر تم میں سے تمہارے اول اور آخر جو پہلے گزر چکے ہیں اور جو بعد میں آئیں گے اور جو زندہ ہیں اور جو مر چکے ہیں اور جو تر و تازہ ہیں یا خشک ہیں یہ سب کے سب اِجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ سارے کے سارے اگر اتنے نیک ہو جائیں کہ جو سب سے زیادہ نیک اور متقی کا قلب ہے ویسے ہی سب کا قلب ہو جائے، سب اس درجہ میں ہو جائیں تو ارشاد ہوتا ہے مَازَادَ ذَالِكَ فِیْ مُلْكِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ میرے ملک میں اِس سے کوئی زیادتی نہیں ہوگی کوئی بڑھوتری نہیں آئے گی حتیٰ کہ ایک پسّو کے پر کے برابر بھی یہ نہیں کہ میری سلطنت بڑھ گئی۔ میری سلطنت پہلے بھی تھی اب بھی ہے۔ قرآن پاک میں آتا ہے قیامت کے دن جب صور پھونک دیا جائے گا اور سب فناء ہو چکے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کا ملک ہے کس کی سلطنت ہے کس کی حکومت ہے آج؟ کوئی جواب دینے والا بھی نہیں ہوگا خود ہی ارشاد فرمائیں گے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اللہ ہی کے لیے ہے جو یکتا ہے جو قہار ہے بڑے غلبہ والا ہے، بہت بڑا غلبہ ہے اُس کا۔

اگر سب بُرے ہو جائیں گے :

اور اگر فرض کیجیے وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُم وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ سارے کے سارے اول اور آخر، زندہ اور مردہ تروتازہ اور خشک سارے جمع ہو جائیں عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِیْ سب سے زیادہ بدنصیب بدبخت میرے بندوں میں جو ہوں اُس کا دل جیسا ہے ویسے ہی سب کا دل اگر معاذ اللہ ہو جائے، تو مَا نَقَصَ ذَالِكَ مِنْ مُّلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ میری سلطنت میں میرے قبضہ وقدرت سے ایک پِسُّو کے پَر کے برابر بھی کمی نہیں ہوگی۔ کمی تو وہاں آئے جہاں کوئی چیز نکل کر کہیں جا رہی ہو مگر وہ تو ہے ہی اِس دائرہ میں، وہ مخلوق ہے مخلوقات کے درجہ سے نہیں نکل سکتی چاہے وہ قریب ہو چاہے وہ دُور ہو، چاہے جہاں ہو، اتنے فاصلہ پر ہو جو ماپے نہیں جا سکتے کوئی پیمانہ اُن کا نہیں ہے روشنی کا بھی پیمانہ نہیں روشنی کے سالوں کا بھی پیمانہ نہیں، یہاں انسان کی عقل ختم ہو جاتی ہے۔

عقل محدود ہے :

محدود ہے عقل بھی، اگرچہ بہت بڑی چیز ہے عقل بلا شبہہ، پھر عقل کی سواریاں ہیں جن پر سوار ہو کر وہ کام کرتی ہے۔ قوتِ خیالیہ ہے، قوت واہمہ اور دیگر طاقتیں ہیں اِس قسم کی جو خدا نے عقل کو بخشی ہیں جن سے وہ سارے خیالات جمع کر کے خاکے بنا لیتی ہے، آگے کے خاکے بنا لیتا ہے ایسے کروں گا ایسے ہوگا، یہ کروں گا یہ ہوگا، اور وہ صحیح بناتی ہے، انہی پر دُنیا ترقی کیے جا رہی ہے، لیکن تمام چیزوں کے باوجود وہ بہت چھوٹی سی چیز ہے اور محدود ہے۔ لامحدود کا تصور اِس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس واسطے وہاں عاجزی کر لینی چاہیے اور اُس طرف دماغ کو دوڑانا ہی نہیں چاہیے، اگر کوئی آدمی تنہا بیٹھ کر وسعتوں کا خیال کرنا شروع کر دے اور ساری عمر اِس میں گزار دے تو بھی وہ وسعتیں محدود ہی ہوں گی۔ اللہ پاک اور اُس کا ملک لامحدود ہیں، لہٰذا منع فرما دیا کہ اس طرح کے خیالات میں نہ پڑو، یہ اُلجھن ہے، تمہارے بس سے باہر ہے، جو چیز تمہارے بس سے باہر ہے اُس میں نہ پڑو۔

اللہ تعالیٰ یہاں ارشاد فرما رہے ہیں کہ سارے کا سارا میرا ہی ملک ہے۔ اِس کونے میں سے اُٹھا کر وہاں رکھ دوں تو کیا ہو گیا؟ وہاں سے اُٹھا کر یہاں رکھ دوں تو کیا ہو گیا؟ فاسقوں کو دے دوں یہ چیز تو کیا ہو گیا اور نیکوں کو دے دوں تو کیا ہو گیا؟ کوئی فرق نہیں پڑتا، ہے تو سارا میرا ملک اور ساری میری مخلوق ہے اور سب میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ ارشاد فرمایا وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَ آخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اول

آخرزندہ مُردہ رطب ویابس اِجْتَمَعُوا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ سب ایک زمین میں جمع ہو جائیں اُس کے بعد فَسَئَلَ کُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ مَابَلَغَتْ اُمْنِیَّتَہٗ ہرانسان اپنی اپنی انتہائی آرزو جواُس کی ہوسکتی ہے وہ میرے سامنے پیش کرے اور مانگے، مجھ سے سوال کرے فَاَعْطَیْتُ کُلَّ سَائِلٍ مِّنْکُمْ ہر آدمی وہ مانگ رہا ہے جہاں اُس کی آروزوئیں انتہا کوپہنچ سکتی ہیں اور میں ہر سائل کووہ دے دُوں جواُس کے دماغ کی اور اُس کی عقل کی اور تمام قوتوں کی انتہا ہے، ہر ایک کو میں وہ دے دوں ۔تو ارشاد فرماتے ہیں مَانَقَصَ ذَالِکَ مِنْ مُّلْکِی تو بھی میرے ملک میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔اب یہ سمجھانے کے لیے ویسے ہی فرما دیا،حقیقت میں اتنا بھی نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ جو کچھ وہ دے رہا ہے اور جسے دے رہا ہے دونوں اُس کا ملک ہیں تو کمی کہاں سے آئے گی۔

اِس کی مثال تو ایسی ہے کہ جیسے یہاں سے یوں گھوم گئی ایک چیز تو کمی کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔البتہ انسان سوچتا ہے کچھ تو ہوا ہوگا، تو ''کچھ'' کے لیے فرمادیا کہ بس یوں سمجھ لو کہ تم میں سے کوئی آدمی سمندر میں گزرے اور اُس میں سوئی ڈبوئے پھر وہ اُٹھالے تو اِس سے کیا کمی آئے گی سمندر میں؟ کچھ کمی نہیں آئے گی اِس میں، ایک طرح کی نفی ہی ہوگئی۔لیکن پھر بھی سمندر میں کمی تو آ گئی چاہے قطرہ سے بھی کم کی کمی آئی ہو، اللہ کے ہاں یہ بھی نہیں ہے اور سمندر پھر محدود ہے اور خدا کی ذات لامحدود ہے۔یہی ایمان ہے، یہی بتایا ہے انبیاء کرام نے اور اسلام نے کہ اللہ کی ذات اور صفات لامحدود ہیں، قدرت لامحدود ہے اُس کی ۔ دیکھ لیں ہر آدمی کے چہرے گنتے جائیں یہاں سے وہاں تک پوری دُنیا میں گھوم جائیں، ایک دوسرے سے ملتا ہوا نہیں ہوگا۔اور اگر آپ کو دے دیا جائے کہ اتنے فٹ ہے اور اِس میں اتنی شکلیں بناؤ، کتنی بنائیں گے تھک جائیں گے کچھ بھی نہیں کرسکتے، عقل میں نہیں آتی بات ۔ یہ بھی عقل سے باہر ہے کہ چار ارب کی تعداد میں انسان ہوں اور ہر ایک دوسرے سے ممتاز ہو جدا ہو عقل سے باہر ہے، اور یہ بھی نہیں کہ کوئی سوفٹ کا ہے کوئی ہزار فٹ کا ہے، یہ بھی نہیں ہے۔وہ ذرا سا ہے چندفٹ کا دس فٹ کا بھی نہیں ہے اس میں اتنا فرق، گویا اللہ تعالیٰ اپنی عظیم قدرت دکھاتا ہے اس طرح باطن بھی جدا ہے جیسے ظاہر جدا ہے، ہر ایک کا معاملہ خدا سے جدا ہے تھوڑا تھوڑا سا فرق ہے، خدا نے بنایا ہی جدا ہے۔تو اِرشاد فرمایا کہ جیسے کوئی سوئی ڈبوئے سمندر میں اور نکالے تو کیا کمی آئے گی اس میں، کوئی کمی نہیں آئے گی۔

اللہ تعالیٰ سخی ہیں :

ارشاد فرمایا ذَالِکَ بِاَنِّیْ جَوَّادٌ یہ اس لیے ہے کہ میری صفات میں ہے سخاوت مَاجِدٌ. مَاجِدْ کا

معنٰی یہ ہے کہ وہ سخاوت میں زیادہ بڑھا ہوا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جو میں نے کہا ہے وہ میں کر بھی سکتا ہوں اور میں کرتا ہی ہوں۔ ارشاد فرمایا اَفۡعَلُ مَا اُرِیۡدُ جو میں چاہوں وہ کرلوں عَطَائِیۡ کَلَامٌ وَعَذَابِیۡ کَلَامٌ میں کسی کو دینا چاہوں تو کلمہ " کُنۡ " فرمادُوں تو وہ ہوجائے گا اور اگر کسی کو عذاب میں مبتلا کروں تو بھی معاذ اللہ کلمہ " کُنۡ " فرمادوں، عذاب میں مبتلا ہوجائے گا، تو عَطَائِیۡ کَلَامٌ وَعَذَابِیۡ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمۡرِیۡ لِشَیۡ ءٍ اِذَا اَرَدۡتُّ اَنۡ اَقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ میں جب کوئی چیز چاہتا ہوں تو " کُنۡ " فرمادوں تو وہ ہوجاتی ہے اور " کُنۡ " فرمانے میں بھی دیر لگی اِس سے بھی پہلے ہوجاتا ہے اور " کُنۡ " فرمانے کا بھی میں محتاج نہیں ہوں، ارادہ فرمالے تو ہوجاتا ہے۔ اور اصل چیز اُس کا ارادہ ہے، کبھی " کُنۡ " فرمادے تو ہے اور حکم فرمادے تو ہے، آہستہ آہستہ کرنا چاہے تو ہے، چھ مہینے بعد کھیتی ہوگی سال بعد فلاں موسم آئے گا نو مہینے دس مہینے بعد آئے گا فلاں چیز کا موسم۔ ایسے اُس نے نظام بنادیا یہاں، اُس کی قدرت ہے اُس نے یہاں ایسے بنادیا، اور جنت میں ایسے بنادیا کہ جو ارادہ کرو، فوراً ہوجائے گا، وہاں وہ نظام بنادیا ہے دیر ہی نہ لگے، پھل کو دل چاہتا ہے ابھی پیدا ہوجائے گا ابھی درخت اُگے گا اور اُس پر ابھی پھل آجائے گا اور ابھی پک جائے گا، سارے کام ہوجائیں۔ وہاں کے بارے میں یہ آتا ہے کہ وہاں یہ ہوگا تو اُس نے ایک نظام بنادیا ہے اُس پر چل رہا ہے۔ وہ اِس نظام کا محتاج نہیں ہے۔ جب وہ چاہے جو چیز چاہے وہ فوراً ہوسکتی ہے۔ عَطَائِیۡ کَلَامٌ وَعَذَابِیۡ کَلَامٌ اِنَّمَا اَمۡرِیۡ لِشَیۡ ءٍ اِذَا اَرَدۡتُّ اَنۡ اَقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ہے اور آگے فضیلت استغفار کی آرہی ہے کہ جو بندہ یہ سمجھ لے کہ میں بخشنے والا ہوں اور مجھ سے وہ استغفار کرے غَفَرۡتُ لَهٗ میں اُسے بخش ہی دیتا ہوں وَلَا اُبَالِیۡ پرواہ بھی نہیں کرتا، بس میں بخش دوں گا اور جو اُس کی تقصیرات ہیں وہ بھی معاف کردیتا ہوں۔

ایک اشکال کا جواب :

یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر اللہ ایسے بخش دیتا ہے تو بعض لوگوں کے حقوق بعض لوگوں کے ذمہ ہوتے ہیں وہ کیسے بخش دیتا ہے؟ تو اِس کا بھی انتظام ہے، اللہ تعالیٰ بدل دِلوا دیتے ہیں اُس سے قیامت کے دن اپنے پاس سے۔ جسے بخشنا ہے اُسے بخش ہی دیں گے تو جن کے حقوق ہیں اُنکے حقوق ادا فرمادیں گے اپنے پاس سے بس اپنے اعمال پر نظر رہنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور فضل سے نوازے۔ آمین۔ اختتامی دُعا.................